صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 19 جون 2020ء بمطابق 27 شوال 1441 ہجری، سہ پہر تین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب محمود جان صاحب، ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًاO يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا۔

(ترجمہ): مسلمانو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو، اللہ تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے ۔اے لوگو جو ایمان لائے ہوئے، اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ مرحوم جمشید الدین صاحب، ایم پی اے اور دیگر پاکستانی پارلیمنٹیرین، پاکستانی شہری مرحومین کی مغفرت کے لئے دعا، ڈاکٹر امجد صاحب سے ریکویسٹ ہے اور جتنے بھی متاثرین کورونا وائرس ہیں، ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں، جی ڈاکٹر امجد صاحب۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت اور بیماروں کی صحت یابی کے لئے دعا کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں جمشید الدین صاحب، ایم پی اے ہمارے بہت اچھے Colleague تھے، کافی اچھا وقت انہوں نے ہمارے ساتھ گزارا، وہ ہمیشہ ہمارے دلوں میں زندہ رہیں گے ان شاء اللہ، تمام ممبران ان کے لئے خصوصی دعا کریں یہ کچھ Leave applications آئی ہیں، میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: سید احمد حسن شاہ صاحب، 19.06.2020، مسماۃ رابعہ بصری صاحبہ، 19.06.2020، پیر فدا محمد صاحب، 19.06.2020، لائق محمد خان صاحب، 19 جون تا 28 جون، محمود احمد خان بیٹنی صاحب، 19 جون، محمد ظاہر شاہ صاحب، 19 جون تا اختتام اجلاس، مسماۃ ماریہ فاطمہ صاحبہ، 19 جون، طفیل انجم صاحب، 19 جون، ہمایون خان صاحب، 19 جون اور روی کمار صاحب، 19 جون۔ آپ کو منظور ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Deputy Speaker: Item No. 3 In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a ‘Panel of Chairmen’ for the current session:

1. Mr. Muhammad Abdul Salam Sahib;
2. Pir Fida Muhammad Sahib;
3. Ms. Aasia Saleh Khatak Sahiba; and
4. Mr. Jamshid Khan Mohmand Sahib.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Deputy Speaker: Item No. 4, ‘Committee on Petitions’: In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I

hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members, under the chairmanship of Deputy Speaker.

1. Mr. Faisal Amin Khan Sahib;
2. Mr. Tufail Anjum Sahib;
3. Pir Fida Muhammad Sahib;
4. Mr. Muhammad Abdul Salam Sahib;
5. Ms. Aasia Saleh Khatak Sahiba; and
6. Ms. Samar Haroon Bilour Sahiba.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کچھ اعلانات ہیں، Announcements ہیں۔ کورونا وائرس کی عالمی وباء کے تناظر میں پارلیمانی لیڈرز کی میٹنگ منعقدہ مورخہ 5 جون 2020 میں کئے گئے فیصلے کے مطابق اسمبلی ہال کے انٹری گیٹ کے دائیں طرف کی پریس گیلری کو آفیسرز گیلری اور باقی ماندہ گیلریز کو اسمبلی چیمبر کا حصہ قرار دیا گیا ہے تاکہ Social distancing کو یقینی بنایا جا سکے۔ کووڈ۔19 وباء کی تناظر میں پارلیمانی لیڈرز کی میٹنگ منعقدہ 5 جون 2020 میں کئے گئے فیصلے کے مطابق اسمبلی سیکرٹریٹ کی جانب سے تیار کی گئی ہدایات ایس اوپیز کی کاپیاں معزز ممبران اسمبلی کی میزوں پر مہیا کی گئی ہیں۔ لہذا معزز ممبران اسمبلی سے مذکورہ ایس اوپیز پر سختی سے عمل درآمد کرنے کی استدعا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6. honorable Minister for Finance, to please present the Annual Budget before the House for the year, 2020-21, honorable Finance Minister, please.

(Applause)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: مسٹر سپیکر صاحب، ہمارے پاس بجٹ کی کاپی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بجٹ کی کاپیاں مہیا کریں، تیمور جھگڑا صاحب، آپ Start کریں پھر وہ کاپیاں Provide کریں۔

Minister for Finance: Sir, documents on the Budget Estimates Finance Bill, the Provincial Finance Commission, the Annual Development Program are all here Speech، میں Verbal Speech کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کریں اور کاپیاں Provide کریں، جی تیمور جھگڑا صاحب۔

Minister for Finance: Mr. Speaker, I request to lay on the table……

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو کاپیاں Provide کر رہے ہیں جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کب Provide کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آپ کو کاپیاں Provide کر رہے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ جو کہہ رہے کہ ہم کاپیاں دیں گے، تو دے دیں نا کہ ہم پڑھ لیں نا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو پھر سپیچ کی ضرورت ہی کیا ہے، اگر آپ کاپیاں پڑھتے ہیں، تو پھر ان کو سپیچ کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے (قطع کلامی) آپ کو پروسیجر، ایک منٹ، مجھے آپ وہ رول بتائیں جس میں ہو گا کہ آپ کی کاپیاں آپ کے پاس ہوں گی، مجھے وہ رول بتائیں۔ آپ Continue کریں، جی تیمور جھگڑا صاحب کاپیاں ان کو Provide کریں، کاپیاں Provide کریں۔

وزیر خزانہ: سر، ڈاکومنٹس یہاں پر ہیں، سپیچ میری Verbal ہوتی ہے، Written speech نہیں ہوتی، پچھلے دونوں سال وہ دی ہوئی ہیں جو Speech by definition وہ Verbal ہوتی ہے اور جو فنانس منسٹر سپیچ کہتا ہے That is the Speech۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Continue کریں جی۔

Minister for Finance: Ji, Mr. Speaker, I request to lay on the table the recommendation on demand for grants for the Financial Year, 2020-21 under clause 3 of Article 122 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ۔ بابک صاحب، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، خوشدل خان صاحب، مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ آپ کے پارلیمانی پارٹی کے لیڈر بھی بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کے پارلیمانی پارٹی کے لیڈر بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے بات ہوئی ہے، وہ سب کچھ جانتے ہیں۔ لہذا آپ کو کاپیاں مل جائیں گی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ہمیں کاپیاں نہیں ملی، تو یہ کیسے، ہم کیسے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ ایک منٹ، آپ کو کاپیاں مل جائیں گی، آپ کو کاپیاں مل جائیں گی، آپ Continue کریں تیمور جھگڑا صاحب، آپ Continue کریں۔

وزیر خزانہ: جی ما خو وا ئیل چې تا سو به دغه کوئ کنه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Continue کریں، آپ Continue کریں، آپ Continue کریں۔

وزیر خزانہ: سپیچ شروع کړم؟

جناب ڈپٹی سپیکر: تا سو سپیچ شروع کړئ۔ آپ Continue کریں جی۔

وزیر خزانہ: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Continue کریں۔

وزیر خزانہ: سپیچ شروع کړو کنه۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اودریږئ بابک صاحب خبره کوی، یومنټ ورته ورکړئ، جی بابک صاحب، جی سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، بالکل میرے خیال میں یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب یہاں پر ہاؤس میں آئے ہیں، ہرگز ہم یہ کوشش نہیں کریں گے، ہم نے آج فیصلہ کیا ہے کہ بڑے آرام سے، بڑے آرام سے (تالیاں) بڑے آرام سے ان شاء اللہ ہم جو بجٹ سپیچ وہ سنیں گے لیکن یہ تو مجھے انتہائی نامناسب لگا کہ ہمارے کسی ممبر کے پاس جب آپ سپیچ کر رہے ہو تو ہمارے پاس کاپی نہیں ہے، تو یہ ڈاکیومنٹس تو اب سیکرٹ نہیں رہا، تو میرا خیال ہے کہ یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے آپ منگوائیں، ان شاء اللہ ہم بڑے آرام سے یہاں پر سپیچ سنیں گے، ان شاء اللہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے، بڑے آرام سے سنیں گے، ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن کاپی تو ہر ایک ممبر کے پاس ہونا چاہیئے، یہ تو بڑا عجیب ہے، اب ہمیں کیا پتہ چلے گا۔ کاپی دینے میں اور نہ دینے میں تو میرا نہیں خیال کہ کوئی اس طرح۔۔۔۔۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چیف منسٹر صاحب۔

جناب وزیر اعلیٰ: بابک صاحب نے جس طرح کہا، میں ان کی Respect کرتا ہوں اور ان شاء اللہ یہ ہماری سپیچ بھی سنیں گے اور ہمارے ساتھ بجٹ میں تعاون بھی کریں گے، یہ بجٹ جو ہم نے پیش کرنا ہے، اس صوبے کے لئے پیش کرنا ہے اور ان لوگوں کے لئے ہم نے کام کرنا ہے اور Already بابک صاحب On board ہیں، ہمارے پاس بھی اس سپیچ کی کاپی نہیں ہے، یہ Verbally Speech کرے گا، کوئی سپیچ کی کاپی ہمارے پاس نہیں ہے، جو بجٹ بک ہوگی وہ آپ کو مل جائے گی، اگر اس میں آپ کا کوئی اعتراض ہے تو میرے خیال میں Monday سے Onward جو بھی آپ کہنا چاہتے ہیں بالکل آپ کہہ سکتے ہیں، یہ Verbally Speech کرنے آیا ہے، نہ میرے پاس کاپی ہے، نہ میرے کسی ممبر کے پاس کاپی ہے، تو میرے خیال میں آپ سن لیں، نوٹ کرلیں جس پوائنٹ پر آپ کے اختلافات ہیں ہم ان شاء اللہ دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ فنانس منسٹر صاحب۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2020-21 کا پیش کیا جانا

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ مسٹر سپیکر! یہ مشکل حالات میں ایک بجٹ سپیچ ہے، عجیب حالات میں، ہم سب نے ماسکس پہنے ہوئے ہیں، جیسے آپ نے دعا کرائی ہمارے ممبرز Impact بھی ہوئے ہیں، اس کے علاوہ ایک ممبر کی شہادت بھی ہوئی ہے، ایک تاریخی موقع ہونا چاہیئے تھا کیونکہ پہلی بار قبائلی اضلاع کے ایم پی ایز کا بجٹ ہے، تو میرے خیال میں اسی سپرٹ میں اس کو آگے لے جاتے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر!

پوری دنیا آج کورونا وائرس کے چیلنج سے دوچار ہے، ایک ایسی وباء جس کی مثال پچھلے 102 سالوں میں نہیں ملتی، دنیا کے امیر ترین ممالک کے جدید نظام صحت بھی اس کا مقابلہ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

کورونا وائرس کا عالمی معیشت پر بھی بہت برا اثر ہوا ہے جناب سپیکر، دنیا 1929 کے بعد بدترین معاشی Recession کا سامنا کر رہی ہے، کیسز اور اموات کے علاوہ جو ہر روز چل رہے ہیں آج کل کی دنیا لاک ڈاؤنز اور جزوی لاک ڈاؤنز، تجارت اور سفر میں کمی، نجی شعبے میں ملازمتوں کے خاتمے اور حکومتی محصولات پر دباؤ اور ہنگامی اخراجات میں اضافہ کی دنیا ہے، میں نے کہا کہ عجیب دنیا ہے۔

صرف تین ماہ میں خیبر پختونخوا کی محصولات میں 160 ارب روپے کی کمی آئی لیکن ہم نے ان حالات کے مطابق اپنی مالی حکمت عملی کو تبدیل کیا، اس کے باوجود یہ ماننا پڑے گا کہ یہ آسان وقت نہیں ہے، نارمل وقت نہیں ہے، اس اسمبلی میں جس طریقے سے ہم سب بیٹھے ہیں، اس سے صاف ظاہر ہے۔

حالات جتنے بھی مشکل ہوں اس صوبے کی عوام نے ماضی میں اس سے بھی مشکل چیلنجز کا سامنا کیا ہے اور کامیابی بھی حاصل کی ہے، ہم ایک مستحکم اور باہمت قوم ہیں ان شاء اللہ کورونا وائرس کے چیلنج کا بھی کامیابی سے مقابلہ کریں گے۔

جناب سپیکر! بجٹ کے اہم نکات:

مالی سال 2020-21 کے بجٹ میں دو چیزیں ہمارے پیش نظر رہی ہیں، ایک کورونا وائرس کا بحران اور دوم معاشی سست روی یعنی اکنامک سلوڈاؤن یا جس کو انگریزی میں Recession کہتے ہیں، اس میں حکومتیں تین چیزیں کرتی ہیں، سخت فیصلے کر کے غیر ضروری اخراجات میں کمی، ٹیکس ریلیف اور Development spending پر زور اور وہ اس لئے تاکہ معیشت کے پہیے چلتے رہیں۔

جناب سپیکر! 2020-21 کا بجٹ انہی بنیادوں پر بنا ہے اور پانچ اہم جز میں بتانا چاہتا ہوں:

(i) سب سے اولین ترجیح صحت کا نظام اور اس کے لئے تاریخی بجٹ مختص کیا گیا ہے چونکہ چیف منسٹر صاحب نے خود کہا تھا کہ اگر اس سال ایک چیز ہم نے فوکس کرنا ہے تو وہ ہے ہمارا صحت کا نظام۔

(ii) 24 ارب روپے کا کورونا ایمرجنسی فنڈ تاکہ ہیلتھ اور ایمرجنسی ریسپانس کے سارے اخراجات سوشل سیفٹی نیٹ یعنی احساس پروگرام اور Economic Stimulus کے لئے ہمارے پاس ایک خاطر خواہ رقم ہو جو ہم سال کے دوران استعمال کر سکیں اور اگر ضرورت ہو تو اس رقم کو اور بھی Top up کریں گے۔

(iii) مشکل ترین حالات کے باوجود ہم نے ترقیاتی بجٹ کا حجم برقرار رکھا ہے کیونکہ اسی سے معیشت کا پہیہ چلتا رہے۔

(iv) اور یہ اس لئے ضروری ہے کہ اس سے عوام کو بھی ریلیف ملے گا اور ایک Economy بھی Stimulus کو بھی ملے گا اور وہ ہے ٹیکس فری بجٹ اور ٹیکس فری بجٹ سے میرا مطلب نہ ہی کوئی نیا ٹیکس، نہ ہی ٹیکس ریٹس میں کوئی اضافہ او ربہت سے شعبوں میں ٹیکس ریلیف اس صوبے کی تاریخ کا سب سے بڑا پیکیج: اور

(v) اس بجٹ میں ہم نے خاص فوکس کرنٹ بجٹ میں نمایاں اصلاحات پر کیا ہے اور اخراجات میں کمی کر کے اسی رقم کو بجٹ میں ایسے شعبوں میں مختص کیا ہے جن سے حکومت کی سروس ڈیلیوری بہتر ہو اور عوام کو بہتر سروسز ملے۔

جناب سپیکر! بجٹ کے نمبرز پر جانے سے پہلے میں دو تین چیزوں پر تھوڑا سا تبصرہ کرنا چاہوں گا۔ پہلے ہیلتھ کے بجٹ چونکہ ایک ایسا سال ہے جہاں پر ہمیں جیسے ہم یہاں پر بیٹھیں ہیں، ہیلتھ پر ایک خاص فوکس رکھنا ہے۔ 2020-21 میں ہم نے شعبہ صحت میں سیٹلڈ اور ضم شدہ اضلاع کے لئے مجموعی طور

124 ارب روپے کا ریکارڈ بجٹ ہیلتھ کے لئے مختص کیا ہے، سیٹلڈ ڈسٹرکٹس کے لئے پچھلے سال 87 ارب روپے، اس کے مقابلے میں اس سال 105.9 ارب روپے ہیلتھ کے لئے مختص کئے گئے ہیں اور تقریباً 18 ارب روپے ضم شدہ اضلاع کے لئے۔ ترقیاتی بجٹ ہیلتھ کا اس میں مجموعی ایک ریکارڈ رقم 24.4 ارب روپے ہے جس میں 13.8 ارب روپے سیٹلڈ اضلاع کے لئے اور 10.6 ارب روپے ضم شدہ اضلاع کے لئے مختص کی گئی ہے۔

صحت کے شعبے کے لئے وزیر اعلیٰ کا ایک کلیئر ویژن ہے جو پچھلے تین مہینوں میں انہوں نے بار بار ظاہر کیا، ہمارے پاس صوبے میں پچھلے ستر سال میں بنے ہوئے بہت سے صحت کے مراکز موجود ہیں اور اے ڈی پی میں اور بھی بن رہے ہیں اور پی ٹی آئی کی حکومت نے پچھلے سات سال میں ان پر بہت سی انویسٹمنٹ بھی کی اور اس کا رزلٹ بھی آیا، جناب سپیکر، جب دنیا کے بہترین صحت نظام اس چیلنج کا مقابلہ نہ کر سکے تو ہمیں بھی جو ہمارے صحت کے نظام میں Gaps ہیں، ان کو Cover کرنا پڑے گا اور اس سال میں ہم یہی کوشش کریں گے کہ مزید جو ہمارے Existing ہسپتال ہیں ان پر خرچہ کر کے ان کو بہتر بنائیں اور ان کے تین Simple مقاصد ہیں، تین Simple goals ہیں۔ ہاسپیٹلز میں ایکوئپمنٹس، سٹاف اور دوائیاں، یہ ایک Simple soft plan ہیلتھ کے لئے بنایا گیا ہے جو ہم نے اپنے لئے ایک چیلنج رکھا ہے، جناب سپیکر، ہم نے پچھلے سال وعدہ کیا تھا کہ ہم کوشش کریں گے کہ اس صوبے میں ہر خاندان کو اور ہر فرد کو صحت انصاف کارڈ ملے چونکہ ہیلتھ ایک بنیادی ضرورت ہے اور ریلیف کا یہ شاید سب سے بڑا Stimulus ہے، ہم چاہتے تھے کہ پچھلے سال ملے اس میں دوبارہ سے پروکیورمنٹ کرنی پڑی، خوشی سے میں اعلان کرتا ہوں کہ وہ پروکیورمنٹ کمپلیٹ ہو گئی اور اگلے مہینے کے اندر ان شاء اللہ جو یونیورسل صحت کارڈ کا Concept ہے، اس کا کنٹریکٹ ہم Sign کریں گے اور اسی مالی سال میں جلدی سے جلد سے جلد (تالیاں) خیبر پختونخوا کے ہر خاندان اور خیبر پختونخوا کی جو 3.5 کروڑ عوام ہیں، اس میں ہر بندے، بزرگ، نوجوان، لڑکا، لڑکی سب کو ہیلتھ کوریج ہو گی اور جناب سپیکر، خیبر پختونخوا پاکستان کا وہ پہلا اور واحد صوبہ ہو گا جو ہیلتھ کوریج اپنی تمام پاپولیشن کو دے گا اور صرف اس پروگرام کے لئے 10 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں، جناب سپیکر، کورونا وائرس سے یہ ظاہر ہوا کہ جو اس کا زیادہ بوجھ ہے وہ ہمارے بڑے ہسپتالوں پر آتا ہے اور اس لئے ہم نے خاص فوکس اپنے ایم ٹی آئی ہاسپٹلز پر کرنا ہے جو پچھلے پانچ سال میں ہمارے ریفامز کا ایک بنیادی جز رہے، ایم ٹی آئی ہاسپٹلز کے لئے اور مزید بڑے بڑے ہسپتالوں کے لئے کل

36ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں 26 ارب ایم ٹی آئیز کا کرنٹ بجٹ ہے، چار ارب روپے منصوبوں کی تکمیل کے لئے اور مزید چھ ارب روپے کا ایک خصوصی On demand fund تاکہ جس ہسپتال کو انویسٹمنٹ کی ضرورت ہو یہ پیسے وہاں پر پہنچ سکیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ بجٹ کے اہم نکات:

اے ڈی پی کے تحت صحت میں ہم نے بڑے منصوبے رکھیں ہیں، جن میں صوبے کے تمام ڈی ایچ کیوز، ٹی ایچ کیوز، آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کی انفراسٹرکچر اور ایکوئپمنٹس کی کمی کو پورا کیا جائے گا اور اس منصوبے میں ورلڈ بنک کی طرف سے بھی 13 ارب روپے کی شراکت داری کی جائے گی، جناب سپیکر، دوائیوں میں ہمیشہ ہمارے نظام میں مسئلہ رہتا ہے، اس میں دو چیزیں کرنی ہیں، اس کی ڈسٹری بیوشن کو بہتر کرنا ہے لیکن اس کے ساتھ اس میں انویسٹمنٹ بھی زیادہ کرنی ہے اور اس سال ہم نے دوائیوں کے لئے 2.5 ارب روپے سے بجٹ بڑھا کے 4 ارب کر دیا ہے تاکہ دوائیوں کی فراہمی میں کوئی کمی نہ رہے۔

(تالیاں)

ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ہم ہاسپیٹلز کے Waste management کے ایشوز کو Solve کریں گے اور ہاسپیٹلز میں Waste management کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اے ڈی پی میں ایک ارب روپے کا پروگرام رکھا ہے جس میں نجی شعبے کی خدمات بھی حاصل کی جائیں گی اور جناب سپیکر، یہ 124 ارب روپے کے علاوہ 24 ارب روپے کی جو اضافی ہنگامی کورونا فنڈ ہے جو رکھا گیا ہے جس سے کورونا وائرس کے اخراجات، شہداء پیکج، حفاظتی پی پی کی خریداری، ٹیسٹنگ، LOCUM پروگرام، احساس پروگرام کے ذریعے غریب عوام کی امداد اور معاشی بحالی کے منصوبوں پر یہ رقم استعمال ہو گی، اس میں 15 ارب روپے سیٹلڈ اضلاع کو اور 9 ارب روپے ضم شدہ اضلاع کو دی جائے گی اور جناب سپیکر، جو 9 ارب روپے ضم شدہ اضلاع کو دی جائے گی وہ اس رقم کے برابر ہے جو ہمارا صوبہ ضم شدہ اضلاع کو اپنے این ایف سی شیئرز سے دے گا تاکہ خیبر پختونخوا کی کمٹمنٹ ضم شدہ اضلاع سے پوری ہو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! ٹیکس ریلیف پیکج:

- جو دوسرا بڑا پہلو ہے جس پر میں تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں، وہ ہے ہمارا ٹیکس ریلیف پیکج، اس نئے بجٹ میں جو Tax relief measures دی گئی ہیں، اس سے پہلے میں

یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیشہ لوگ کہتے تھے کہ اس صوبے میں ریونیو کا نظام ٹھیک نہیں ہو سکتا، جناب سپیکر، ایک مشکل سال ہونے کے باوجود ہم نے اس کو Disproof کر دیا، 2019-20 میں خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی نے اصلاحات کے بعد شاندار کارکردگی دکھاتے ہوئے اپنی ریونیو 10 ارب سے بڑھا کر 17 ارب روپے کر دیا۔

- کووڈ۔19 کے باوجود صوبے کی کل آمدن 36 ارب روپے Own source revenue سے ہو گی جو کہ پچھلے سال کے Actual سے تقریباً 20 فی صد زیادہ ہو گی، اگر کووڈ۔19 نہ آتا، تو یہ 45 ارب روپے سے زیادہ ہوتی، 50 فی صد سے بھی زیادہ ہوتی لیکن یہ بھی اس حکومت کا پچھلے سال کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔
- اس سال کے بجٹ کا خاص پہلو ٹیکس ریلیف اور ٹیکس ریفارم ہے، 2020-21 کا بجٹ ایک ٹیکس فری بجٹ ہے جس میں نہ کوئی نیا ٹیکس اور نہ کسی ٹیکس ریٹ میں اضافہ ہے۔
- لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے تقریباً 200 ایس ایم ایز پر ٹیکسز ختم کر دیا ہے اور جناب سپیکر Red tape کو ختم کرنے کے لئے جو رجسٹریشن پہلے ایس ایم ایز کی ذمہ داری ہوتی تھی وہ ابھی لوکل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہو گی، اس ٹائپ کی آسانی کرنا ہمارے پورے سال کا ایک Consistent theme ہو گا۔
- ایکسائز اور ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ نے بھی اسی اصول کے تحت بہت سے چھوٹے بزنسز اور افراد پر مشتمل متعلقہ صوبائی ٹیکسز کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ ٹیکسز کا بوجھ بھی کم ہو اور Tax duplication بھی بزنسز پر ختم ہو۔ صوبے میں موجود تمام ہوٹلز اور اٹھارہ سے زائد پروفیشنلز پر ہوٹلز ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس کا خاتمہ کر دیا جائے گا بشرطیکہ افراد بزنس کو KPRA کے ساتھ رجسٹر کر لیں۔ تمام طبی شعبوں سے تعلق رکھنے والے پروفیشنلز اور سروسز پر کوئی پروفیشنل ٹیکس لاگو نہیں ہو گا اور جناب سپیکر، انٹرٹینمنٹ ٹیکس کو سرے سے ختم کرنے کا فیصلہ بھی کر دیا گیا ہے۔
- ہم نے اس صوبے میں کار رجسٹریشن بڑھائی ہے، ہمارے صوبے میں بہت سی ایسی گاڑیاں پھرتی ہیں جو کہ اور صوبوں میں رجسٹرڈ ہوئی ہیں، اس کو Encourage کرنے

کے لئے ہم نے دوبارہ رجسٹریشن کو بنا کسی فیس کے کر دیا ہے اور دوسرے صوبے سے این او سی لینے کی شرط بھی ختم کر دی ہے۔

- Un-immovable property tax پراپرٹی ٹیکس جس سے عام عوام Effect ہوتی ہے، اس کے ریٹس میں بھی کمی کی گئی ہے اور جلدی ادائیگی پر اور Compliant tax payers کے لئے جن کا اچھا ٹیکس ریکارڈ ہو 35 فی صد تک مزید رعایت بھی اس میں مل سکے گی۔

جناب سپیکر، خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی نے 27 کیٹیگریز میں سروسز پر سیلز ٹیکس کی شرح میں بھی واضح طور پر کمی کی ہے اور اس میں بہت سے Innovative پروگرامز بھی ہیں جیسے وہ ریسٹورنٹس جو اپنے پاس Point of sales soft ware لگائیں اور ان پر ٹیکس ریٹ 8 فی صد لاگو ہو اور وہ Point of sales soft ware لگائیں گے تو 8 فی صد سے کم کر کے 5 فی صد ہو جائے گی۔ اس طرح (مین پاور، بزنس سپورٹ)، ہوٹلز اور ریسٹورنٹس کے علاوہ ٹسٹنگ سروسز، ائیرپورٹ سروسز، (کنٹرکچول ایکسیکیوشن آف ورک)، ورک شاپس، بیوٹی پارلرز، میڈیم سائز لاونڈریز، کیپیٹل گڈز ڈیلرشپ، ایکوئپمنٹ رنٹنگ، کیرج کارگو بائے ریلویز، انڈررائٹر، انڈنٹر، آکشنیئرز، کوالٹی ایشورنس، ایریکشن اینڈ کمیشنگ، پراپرٹی ڈیلرز، بارگین سنٹرز، کار واشنگ سروسز، ڈیجیٹل بزنسز، سنیماآٹوگرافکس سروسز، کال سنٹر اور نان آٹو بارگین سنٹرز، ان سب پر شرح 10 فی صد، 5 فی صد یا 2 فی صد کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر، ٹیکس ریلیف پیکج میں وزیر اعظم کا کنسٹرکشن انڈسٹری کو سہارا دینے کے لئے جو پروگرام شروع ہوا تھا، اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے سی وی ٹی اور سٹیمپ ڈیوٹی پر جو رعایت دی تھی ایک آرڈیننس کے تھرو، وہ بھی ہم اس فنانس بل کے تھرو برقرار رکھیں گے اور نان ٹیکس اقدامات میں جو چھوٹی فیس حکومتی پرائمری اور سیکنڈری سکولز اور پروفیشنل آرٹ کالجز پر لاگو ہوتی تھی وہ ساری فیس بھی ہم نے ختم کر دی ہے ان کا خرچہ حکومت اٹھائے گی۔

جناب سپیکر! پیشہ ورانہ ٹیکس کی وہ کیٹیگریز جنہیں KPRA کے ساتھ رجسٹریشن پر ٹیکس سے مستثنیٰ کیا جائے گا وہ:

- امپورٹ ایکسپورٹ لائسنس ہولڈرز۔

- کلیئرنگ ایجنٹس / کسٹم ہاؤس ایجنٹس۔
- ٹریول ایجنٹس۔
- ریسٹورنٹس / گیسٹ ہاؤسز۔
- پروفیشنل کیٹررز۔
- شادی ہالز / لان۔
- ایڈورٹائزنگ ایجنسیز۔
- ڈاکٹرز۔
- ڈائیگناسٹکس اینڈ تھیروپیوٹک سنٹرز۔
- کنٹریکٹرز، سپلائرز اینڈ کنسلٹنٹس۔
- پٹرول / ڈیزل / سی این جی / فلنگ اسٹیشنز۔
- تمام اسٹیبلشمنٹس بشمول ویڈیو شاپس، رئیل اسٹیٹ ایجنسیز، کار ڈیلرز، نیٹ کیفے۔
- چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس جن کی اپنی آڈٹ پریکٹس ہو۔
- سروس اسٹیشنز۔
- ٹرانسپورٹرز۔
- سٹاک ایکسچینج کے ممبران۔
- منی چینجرز۔
- ہیلتھ سنٹر / جیمنازیم اور
- کیبل آپریٹرز۔

جناب سپیکر! بجٹ اخراجات کا خلاصہ اور اہم نکات:

ابھی میں تھوڑی بجٹ کی جھلکیاں اور اخراجات پر فوکس کرتا ہوں تاکہ ہمیں تمام بجٹ کا سائز اور اس کی ڈیٹیل کا پتہ چلے:

کل Budgeted اخراجات سیٹلڈ اضلاع کے لئے	739.1ارب روپے ہے۔
ضم شدہ اضلاع کے لئے	183.9ارب روپے۔
یعنی کہ کل ٹوٹل اخراجات	923 ارب روپے۔

جاری اخراجات:

سیٹلڈ اضلاع کے لئے	517.2 ارب روپے۔
ضم شدہ اضلاع کے لئے	88 ارب روپے۔
یعنی کہ ٹوٹل اخراجات	605.2 ارب روپے ہو گا۔

ترقیاتی اخراجات:

سیٹلڈ اضلاع کے لئے	221.9ارب روپے۔
ضم اضلاع کے لئے	95.9 ارب روپے۔
یعنی کہ ٹوٹل اخراجات	317.8 ارب روپے۔

سیٹلڈ اضلاع کے اخراجات کی تفصیل:

جناب سپیکر! میں سیٹلڈ اضلاع کے بجٹ پر آتا ہوں اور اس کی کچھ ڈیٹیل کچھ یوں ہیں:

★ تنخواہ	274.3 ارب روپے۔
★ پنشنز	86 ارب روپے۔
★ نان سیلری	103.9 ارب روپے۔
★ دیگر جاری اخراجات	52.9 ارب روپے۔
★ جو ADP کا صوبائی ترقیاتی پروگرام ہے	104 ارب روپے۔
★ جو ڈسٹرکٹ ترقیاتی پروگرام ہے	44.6 ارب روپے۔
★ سیٹلڈ اضلاع میں فارن ڈیویلپمنٹ اسسٹنس کے لئے	73.4 ارب روپے اور
★ یہ کل	739.1 ارب روپے کا خرچہ Budgeted ہے۔

جناب سپیکر! اگر ہم سیٹلڈ اضلاع کے اخراجات کی تفصیل ڈیپارٹمنٹ وائز دیکھیں تو:

➢ ثانوی تعلیم میں کرنٹ بجٹ	133.76 ارب۔
ڈیویلپمنٹ بجٹ	18.7 ارب۔

ٹوٹل ایک ریکارڈ بجٹ	152.4 ارب روپے کا ثانوی تعلیم کے لئے یعنی ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے لئے رکھا گیا ہے۔

- صحت کے لئے کرنٹ بجٹ — 92.16 ارب۔
  ڈیویلپمنٹ بجٹ — 13.77 ارب۔
  ٹوٹل بجٹ — 105.9 ارب روپے رکھا گیا ہے۔
- ہوم ڈیپارٹمنٹ جس میں پولیس بھی شامل ہے کرنٹ بجٹ — 52.1 ارب۔
  ڈیویلپمنٹ بجٹ — 2.175 ارب۔
  ٹوٹل بجٹ — 54.28 ارب روپے رکھا گیا ہے۔
- سی اینڈ ڈبلیو کے لئے کرنٹ بجٹ — 4.7 ارب۔
  ڈیویلپمنٹ بجٹ — 26.4 ارب۔
  ٹوٹل بجٹ — 31.19 ارب روپے رکھا گیا ہے۔
- ریلیف ڈیپارٹمنٹ کے لئے کرنٹ بجٹ — 9.86 ارب روپے۔
  ڈیویلپمنٹ بجٹ — 3 ارب روپے۔
  ٹوٹل بجٹ — 12.86 ارب روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔
- لوکل گورنمنٹ جس میں اربن ڈیویلپمنٹ بھی شامل ہے کے لئے کرنٹ بجٹ — 12.8 ارب۔
  ڈیویلپمنٹ بجٹ — 15.687ارب۔

ٹوٹل بجٹ 28.5 ارب روپے رکھا گیا
ہے۔

- پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ جس میں ملٹی سیکٹوریل ڈیویلپمنٹ
پراجیکٹس بھی شامل ہیں کرنٹ بجٹ 426 ملین۔
ڈیویلپمنٹ بجٹ 21.7ارب۔
کل بجٹ 22.1ارب روپے بجٹ رکھا
گیاہے۔

- ہائرایجوکیشن یعنی اعلیٰ تعلیم کے لئے کرنٹ بجٹ 12.79 ارب۔
ڈیویلپمنٹ بجٹ 6.5 ارب۔
کل بجٹ 19.3 ارب روپے رکھا گیا
ہے۔

- ایریگیشن کے لئے کرنٹ بجٹ 3.978 ارب۔
ڈیویلپمنٹ بجٹ 11.9 ارب۔
کل بجٹ 15.885 ارب روپے رکھا
گیاہے۔

- زراعت کے لئے کرنٹ بجٹ 7 ارب روپے۔
ڈیویلپمنٹ بجٹ 10.1 ارب روپے۔
کل بجٹ 17.1 ارب روپے رکھا گیا
ہے۔

- ڈرینکنگ واٹر یعنی کہ پبلک ہیلتھ
انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے لئے کرنٹ بجٹ 7.568ارب۔
ڈیویلپمنٹ بجٹ 3.56 ارب۔
کل بجٹ 11.1 ارب روپے رکھا گیا
ہے۔

- فنانس کے لئے کرنٹ.بجٹ 1.88 ارب۔
  ڈویلپمنٹ.بجٹ 3.4 ارب۔
  کل.بجٹ 5.3 ارب روپے رکھا گیا ہے۔
- ٹرانسپورٹ کے لئے کرنٹ.بجٹ 2.28 ارب۔
  ڈویلپمنٹ.بجٹ 11.8 ارب۔
  کل.بجٹ 14.1 ارب روپے کا.بجٹ رکھا گیا ہے۔
- انرجی اینڈ پاور کے لئے کرنٹ.بجٹ 106 ملین۔
  ڈویلپمنٹ.بجٹ 8.7 ارب۔
  کل.بجٹ 8.8 ارب روپے کا.بجٹ رکھا گیا ہے۔
- سپورٹس، کلچر اور ٹورزم کے لئے کرنٹ.بجٹ 2.6 ارب۔
  ڈویلپمنٹ.بجٹ 4ارب۔
  کل.بجٹ 6.68 ارب روپے کا.بجٹ رکھا گیا ہے۔
- ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے لئے کرنٹ.بجٹ 8.247 ارب۔
  ڈویلپمنٹ.بجٹ 507 ملین۔
  کل.بجٹ 8.75 ارب روپے کا.بجٹ رکھا گیا ہے۔
- لاء اینڈ جسٹس ڈیپارٹمنٹ کے لئے کرنٹ.بجٹ 6.677 ارب۔
  ڈویلپمنٹ.بجٹ 990 ملین روپے کچھ کم ایک ارب

کل بجٹ 7.667 ارب روپے رکھا گیا ہے۔

- جنرل ایڈمنسٹریشن کے لئے کرنٹ بجٹ 3.681 ملین۔
ڈیویلپمنٹ بجٹ 239 ملین۔
کل بجٹ 3.920 روپے بجٹ رکھا گیا ہے۔

- صنعت یعنی انڈسٹریز کے لئے کرنٹ بجٹ 648 ملین۔
ڈیویلپمنٹ بجٹ 2.9 ارب۔
کل بجٹ 3.59 ارب روپے بجٹ رکھا گیا ہے۔

- Special initiatives میں ڈیویلپمنٹ بجٹ اور کل بجٹ 4.565 ارب روپے رکھا گیا ہے۔

- جنگلات یعنی فارسٹری کے لئے کرنٹ بجٹ 636 ملین۔
ڈیویلپمنٹ بجٹ 2.5 ارب۔
کل بجٹ 3.1 ارب روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔

- سوشل ویلفیئر کے لئے کرنٹ بجٹ 2.35 ارب۔
ڈیویلپمنٹ بجٹ 750 ملین۔
کل بجٹ 3.1 ارب روپے بجٹ رکھا گیا ہے۔

- ٹیکنیکل ایجوکیشن جس کا کل کرنٹ بجٹ TEVTA کو جاتا ہے اس کا کل بجٹ 2.097 ارب روپے رکھا گیا ہے۔

- ماحولیات یعنی انوائرنمنٹ کے لئے کرنٹ بجٹ 2.1 ارب۔

ڈیویلپمنٹ بجٹ 30 ملین۔

کل بجٹ 2.17 ارب روپے بجٹ رکھا گیا ہے۔

- پراونشل اسمبلی کے لئے 1.298 ارب روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔
- مائنز اینڈ منرلز کے لئے کرنٹ 748 ملین۔

ڈیویلپمنٹ بجٹ 230 ملین۔

کل بجٹ 978 ملین ارب روپے بجٹ رکھا گیا ہے۔

- انفارمیشن ٹیکنالوجی کے لئے کرنٹ بجٹ 382 ملین۔

ڈیویلپمنٹ بجٹ 528 ملین۔

کل بجٹ 910 ملین کا بجٹ رکھا گیا ہے۔

- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے لئے کرنٹ بجٹ 737ملین۔

ڈیویلپمنٹ بجٹ 150 ملین۔

کل بجٹ 887 ملین روپے بجٹ رکھا گیا ہے۔

- اوقاف اور Religious Minorities کے لئے کرنٹ بجٹ 160 ملین۔

ڈیویلپمنٹ بجٹ 372 ملین۔

کل بجٹ 532 ملین روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔

- انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے لئے کرنٹ بجٹ 486 ملین۔
ڈیویلپمنٹ بجٹ 144 ملین۔
کل بجٹ 630 ملین روپے بجٹ رکھا گیا ہے۔
- لیبر ڈیپارٹمنٹ کے لئے کرنٹ بجٹ 371 ملین۔
ڈیویلپمنٹ بجٹ 235 ملین۔
کل بجٹ 606 ملین روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔
- ہاؤسنگ کے لئے کرنٹ بجٹ 337 ملین۔
ڈیویلپمنٹ بجٹ 200 ملین۔
کل بجٹ 537 ملین روپے بجٹ رکھا گیا ہے۔
- فوڈ کا ڈیویلپمنٹ بجٹ کیونکہ ان کا کرنٹ بجٹ اکاؤنٹ ٹو سے Cover ہوتا ہے، ان کا ڈیویلپمنٹ بجٹ 449 ملین روپے رکھا گیا ہے۔
- ٹریژریز کا کرنٹ بجٹ اور کل بجٹ 431 ملین روپے رکھا گیا ہے۔
- زکوٰۃ اور عشر کا کل بجٹ 235 ملین روپے رکھا گیا ہے۔
- سٹیشنری اور پرنٹنگ کا کل بجٹ 208 ملین روپے رکھا گیا ہے۔
- لوکل فنڈ آڈٹ کے لئے کل بجٹ 143 ملین روپے رکھا گیا ہے۔
- بیورو آف سٹیٹسٹکس کے لئے 43 ملین۔

➢ انٹر پراونشل کوآرڈینیشن کے لئے 48 ملین روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے۔

ضم شدہ اضلاع کے اخراجات:

جناب سپیکر! ہمارے قبائلی ضم شدہ اضلاع کے بجٹ کی ڈیٹیل کچھ یوں ہیں:۔

★ تنخواہ کے لئے 52 ارب روپے۔

★ نان سیلری کے لئے 36 ارب روپے۔

★ صوبائی ترقیاتی پروگرام یعنی اے ڈی پی کے لئے 24 ارب روپے۔

★ ڈسٹرکٹ ترقیاتی پروگرام کے لئے 10.2 ارب روپے۔

★ Accelerated Implementation Program یعنی دس سالہ ترقیاتی پروگرام کے لئے 49 ارب روپے۔

★ فارن ڈیویلپمنٹ اسسٹنس کے لئے 12.7 ارب روپے۔

کل قبائلی اضلاع کا بجٹ 183.9 ارب روپے کا بنایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر، ضم شدہ اضلاع کے لئے بجٹ ڈیٹیل ہم علیحدہ اس لئے دیتے ہیں کیونکہ اس وقت ہم اس کو Protect اور اس کو شفافیت دینا چاہتے ہیں، تو اس کی ڈیپارٹمنٹل ڈیٹیل کچھ یوں ہے:

➢ ثانوی تعلیم کے لئے کرنٹ بجٹ 19.8 ارب۔
ڈیویلپمنٹ بجٹ جس میں لوکل ڈیویلپمنٹ فارن اسسٹنس اور Accelerated Implementation Program شامل ہیں کل ٹوٹل بجٹ 31.3 ارب روپے رکھا گیا ہے۔

➢ صحت کے لئے کرنٹ بجٹ 7.989 ارب۔
ڈیویلپمنٹ بجٹ 10.6 ارب۔
کل بجٹ 18.6 ارب روپے رکھا گیا ہے۔

- ہوم ڈیپارٹمنٹ کے لئے کرنٹ بجٹ 19 ارب۔
  ڈویلپمنٹ بجٹ 2.38 ارب۔
  کل بجٹ 21.4 ارب روپے رکھا گیا ہے۔
- ریلیف کے لئے کرنٹ بجٹ جس میں جو Temporary Displaced Persons کا پیکج ہے وہ بجٹ بھی شامل ہے 17.1 ارب۔
  ڈویلپمنٹ بجٹ 2 ارب۔
  کل بجٹ 19.1 ارب روپے کا رکھا گیا ہے۔
- کمیونیکیشن اینڈ ورکس کے لئے کرنٹ بجٹ 1.69 ارب۔
  ڈویلپمنٹ بجٹ 15.86 ارب۔
  کل بجٹ 17.559 ارب روپے رکھا گیا ہے۔
- فنانس کے لئے کرنٹ بجٹ جس میں 24 ارب کے کورونا فنڈ کا 9 ارب روپے جو سیٹلڈ اضلاع سے جارہا ہے وہ بھی شامل ہے 9.2 ارب۔
  ڈویلپمنٹ بجٹ 10 ملین۔
  کل بجٹ 9.2 ملین رکھا گیا ہے۔
- پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے لئے کرنٹ بجٹ 61 ملین۔
  ڈویلپمنٹ بجٹ 8 ارب۔
  کل بجٹ 8.1 ارب روپے رکھا گیا ہے۔
- ایریگیشن کے لئے کرنٹ بجٹ 191 ملین۔
  ڈویلپمنٹ بجٹ 6.75 ارب۔

کل بجٹ 6.94 ارب روپے رکھا گیا ہے۔

- ہائرایجوکیشن یعنی اعلیٰ تعلیم کے لئے کرنٹ بجٹ 2.3 ارب۔

ڈویلپمنٹ بجٹ 2.45ارب۔

کل بجٹ 4.78 ارب روپے رکھا گیا ہے۔

- سپورٹس، کلچر اینڈ ٹورازم کے لئے کرنٹ بجٹ 26 ملین۔

ڈویلپمنٹ بجٹ 4.5 ارب۔

کل بجٹ 4.5 ارب روپے رکھا گیا ہے۔

- زراعت کے لئے کرنٹ بجٹ 1.147 ارب۔

ڈویلپمنٹ بجٹ 4.19 ارب۔

کل بجٹ 5.3 ارب روپے رکھا گیا ہے۔

- ڈرینکنگ واٹر یعنی پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے لئے کرنٹ بجٹ 1 ارب۔

ڈویلپمنٹ بجٹ 3.3 ارب۔

کل بجٹ 4.3 ارب روپے رکھا گیا ہے۔

- لوکل گورنمنٹ کے لئے کرنٹ بجٹ 146 ملین۔

ڈویلپمنٹ بجٹ 3.45 ارب روپے۔

کل بجٹ 3.6 ارب روپے رکھا گیا ہے۔

- انرجی اینڈ پاور کے لئے کل بجٹ 2.69 ارب روپے رکھا گیا ہے۔
- فوڈ کے لئے کرنٹ بجٹ 18 ملین روپے۔
  ڈیویلپمنٹ بجٹ 2.25 ارب روپے۔
  کل بجٹ 2.27 ارب روپے رکھا گیا ہے۔
- انڈسٹریز کے لئے کرنٹ بجٹ 13 ملین۔
  ڈیویلپمنٹ بجٹ 1.602 ارب۔
  کل بجٹ 1.615 ارب روپے رکھا گیا ہے۔
- لاء اینڈ جسٹس کے لئے کرنٹ بجٹ 1 ارب۔
  ڈیویلپمنٹ بجٹ 362 ملین۔
  کل بجٹ 1.4 ارب روپے رکھا گیا ہے۔
- فارسٹری کے لئے کرنٹ بجٹ 579 ملین۔
  ڈیویلپمنٹ بجٹ 726 ملین روپے۔
  کل بجٹ 1.3 ارب روپے رکھا گیا ہے۔
- ریونیو اینڈ اسٹیٹ کے لئے کرنٹ بجٹ 4.822 ارب۔
  ڈیویلپمنٹ بجٹ 1.164 ارب روپے۔
  کل بجٹ 5.986 ارب روپے رکھا گیا ہے۔
- سوشل ویلفیئر کے لئے کرنٹ بجٹ 84 ملین۔
  ڈیویلپمنٹ بجٹ 484 ملین روپے۔

کل بجٹ 568 ملین روپے رکھا گیا

ہے۔

- جنرل ایڈمنسٹریشن کے لئے کرنٹ بجٹ 502 ملین۔

ڈیویلپمنٹ بجٹ 58 ملین۔

کل بجٹ 560 ملین روپے رکھا گیا

ہے۔

- Auqaf & Reigious Minority
- کے لئے ٹوٹل 330 ملین روپے رکھا گیا

ہے۔

- مائنز اینڈ منرلز کے لئے کرنٹ بجٹ 70 ملین۔

ڈیویلپمنٹ بجٹ 330 ملین۔

کل بجٹ 260 ملین روپے رکھا گیا

ہے۔

- ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لئے 217 ملین۔
- انفارمیشن ٹیکنالوجی کے لئے 181 ملین۔
- انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز کے لئے کرنٹ بجٹ 15 ملین۔

ڈیویلپمنٹ بجٹ 133 ملین۔

کل بجٹ 148 ملین روپے رکھا گیا

ہے۔

- ٹرانسپورٹ کے لئے بجٹ 100 ملین روپے رکھا گیا

ہے۔

- ٹریژری کے لئے بجٹ 77 ملین روپے رکھا گیا ہے۔
- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے لئے بجٹ 66 ملین روپے رکھا گیا

ہے۔

- Special initiatives کے لئے بجٹ 50 ملین روپے رکھا گیا ہے۔

- پاپولیشن ویلفیئر کے لئے بجٹ 42 ملین روپے رکھا گیا ہے۔
- انوائرنمنٹ کے لئے بجٹ 10 ملین روپے رکھا گیا ہے۔
- بیورو آف سٹیٹسٹکس کے لئے بجٹ 9 ملین روپے رکھا گیا ہے۔
- زکواۃ و عشر کے لئے بجٹ 5 ملین روپے رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر، یہ بجٹ کے فگرز کا Break down تھا، جو میں نے آپ کو دینا چاہتا تھا، اب جو کہ ہم نے کہا تھا کہ Economy کا پہیہ چلے گا وہ Annual Development Programs سے چلے گا، میں آپ کو Annual Development Program یا ان کے پروگرامز اور Interventions کی ڈیٹیلز دینا چاہتا ہوں جو اس سال میں نمایاں ہوں گی اور جن سے سروس ڈیلیوری ملے گی۔ جناب سپیکر، پچھلے سال ہم نے اپنی ریسکیو 1122 کی سروسز کو 12 اضلاع تک Expand کیا اور اس سال 29 کروڑ روپے کی لاگت سے ریسکیو 1122 کی سروسز کو صوبے کے ان آخری چھ اضلاع تک Extend کیا جائے گا، جہاں پر وہ شامل نہیں ہیں۔ اس کے بعد خیبر پختونخوا کے ہر ضلع میں ہماری ریسکیو سروس موجود ہوگی جو کہ ایمرجنسی سروسز بھی دے گی اور جو کہ جانیں بھی بچائے گی اور جو کہ نوکریاں بھی فراہم کرے گی۔ ان اضلاع میں ٹانک، اپر چترال، کوہستان اپر، کولائی پالس، بٹگرام اور تورغر شامل ہیں، ان کے علاوہ 21.5 کروڑ روپے کی لاگت سے ریسکیو 1122 کی خدمات کو چار اضلاع میں مزید مضبوط کیا جائے گا۔ جس میں لکی مروت، ملاکنڈ، لوئر کوہستان اور شانگلہ شامل ہیں، اس منصوبے سے بھی ہزار سے زیادہ نوکریاں پیدا ہوں گی۔

جناب سپیکر، بزنسز کو سپورٹ کرنا، معیشت کو Protect کرنا اور معیشت میں Jobs generate کرنے کے لئے دس ہزار SMBs کو قرض کی فراہمی سے دس لاکھ سے زائد افراد مستفید ہوں گے، تیس ہزار کاروباری اداروں کو بلاسود قرضوں کی فراہمی سے پانچ لاکھ سے زائد افراد مستفید ہوں گے، ERKF World Bank کی مدد سے نوکریوں کی پیداوار کے لئے معاشی ترقی والے شعبوں پر رقم خرچ کی جائے گی۔ بلین ٹریز سونامی منصوبے کے تحت پچیس ہزار اضافی Job opportunities اور 19.5 کروڑ درخت لگانے کے لئے وسائل دیئے جائیں گے، اکانومک زونز میں مراعات کی فراہمی کے لئے بھی رقم مختص کی گئی ہے۔ بونیر میں ماربل سٹی کے لئے بھی رقم رکھی گئی ہے۔ عام شعبوں کی بحالی، کاروبار میں معاونت اور روزگار کی پیداوار کے لئے بھی 29 کروڑ روپے ڈیجیٹل جابز فار خیبر پختونخوا منصوبے کے لئے

رکھے گئے ہیں اور رشکئی اکنامک زون جس سے پچاس ہزار ڈائریکٹ نوکریاں اور دو لاکھ سے زیادہ Indirect نوکریاں آئیں گی، اس کو فاسٹ ٹریک کرنے کے لئے جو صوبائی گورنمنٹ کی کمٹمنٹس ہیں اس کے لئے بھی مکمل رقم رکھی گئی ہے، جناب سپیکر، صحت کے بارے میں Already بات کی ہے، دس ارب روپے جیسے کہا صحت کارڈ کے لئے جس کا کنٹریکٹ ان شاء اللہ ایک مہینے کے اندر کمپلیٹ ہوگا۔ 2.4 ارب روپے Integration of Health Services Delivery Program کے لئے جس سے ہم نے چائلڈ کیئر، روٹین ایمونائزیشن، اپنے لیڈی ہیلتھ ورکرز، اپنا نیوٹریشن پروگرام یہ سب چلانا ہے۔ 1.1 ارب روپے صوبے کے تمام نان ٹیچنگ DHQs اور اس کے علاوہ جو فنڈ سے بھی پیسے دیئے جا سکتے ہیں ان پر خرچ کئے جائیں گے۔ 4 ارب روپے کرنٹ بجٹ سے ٹریژری ہسپتال جیسے کے ٹی ایچ اور پی آئی سی میں سہولیات دینے کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔ 90 کروڑ روپے کینسر میں مبتلا غریب افراد کے علاج کے لئے حکومت کے خرچے پر خرچ کئے جائیں گے۔ 30 کروڑ روپے صوبے کی تمام BHUs کی Improvements اور دو سو BHUs کو 24/7 میں Convert کرنے کے لئے خرچ کئے جائیں گے اور 20 کروڑ روپے تیمر گرہ میڈیکل کالج دیر لوئر کے قیام کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر، تعلیم کے شعبے میں پچھلے کچھ سالوں میں تعلیم میں زیادہ سرمایہ کاری کے نتیجے میں سٹوڈنٹس کے تعلیمی معیار میں بہتری آئی ہے اور یہی ہمارا فوکس ہے، رواں سال مارچ میں ہونے والے پانچویں اور آٹھویں جماعت کے امتحانات سے معلوم ہوا ہے کہ پچھلے سال کی نسبت اس سال سٹوڈنٹس کے سکور میں تقریباً گیارہ فیصد اضافہ ہوا ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو انویسٹمنٹ پرائم منسٹر عمران خان اور پی ٹی آئی کی حکومت پچھلے سات سال میں تعلیم کے شعبے میں کرتی رہی ہے اس کا نہ صرف انفراسٹرکچر میں بلکہ آہستہ آہستہ تعلیم کے نظام بہتر کرنے پر بھی ہو رہا ہے حالانکہ ابھی بھی بہت Distance باقی ہے۔ اساتذہ کی حاضری کی شرح 92 فی صد اور طلباء کی حاضری کی شرح 82 فی صد ہے جو کہ اس صوبے کی بلند ترین سطح پر ہے، ابتدائی جماعت کے طالب علموں کو زیادہ سے زیادہ سیکھنے میں مدد کے لئے گزشتہ سال KP کے تیرا ہزار سے زیادہ سکولوں میں لیٹریسی کی ایک مہم چلائی گئی جس کے ریزلٹس آپ کو بتائے، جناب سپیکر، 21 ہزار سے زیادہ اساتذہ کی بھرتی جاری ہے جس سے جا بز بھی میرٹ پر آئیں گی اور جن سکولوں میں ٹیچرز جائیں گے تعلیم کا نظام بہتر ہوگا اور کلاس روم میں سٹوڈنٹس اور ٹیچرز ریشو بھی بہتر ہوگا، اس کے علاوہ جو اس حکومت کی Cause intervention تھی تین ہزار سے زائد

ASDOs کو Recruit کیا جا رہا ہے، سکولوں میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے میں جہاں پر ایک ASDO ساٹھ سے زائد پرائمری سکولوں کی نگرانی کرتا تھا، اب وہ سات یا آٹھ سکولوں کی نگرانی کرے گا اور ان تین ہزار کو ان شاء اللہ اگلے فیز میں ہم سات ہزار بنائیں گے تاکہ ایک ASDO تین سکولوں کو دیکھے، ہر پرائمری سکول کے پاس تقریباً ایک Dedicated school leader ہو، جابز بھی بنے اور ایسی جگہوں پر بنے جن سے ہمارے بچوں کو فائدہ ہو، ہمارے Independent Monitoring Unit جس سے سکولوں کی مانیٹرنگ میں بہت فرق آیا ہے جو ہر ماہ چھبیس ہزار سکولوں کی نگرانی کرتا ہے، اس کو ایجوکیشن مانیٹرنگ اتھارٹی میں تبدیل کرکے Permanent کیا جا رہا ہے تاکہ وہ ہمیشہ کے لئے کام کرے، (ہم تین ہزار اسکول قائدین / لیڈرز بھرتی کر رہے ہیں تاکہ پہلے جو ہر منیجر کے پاس 64 اسکولوں کا مینجمنٹ کنٹرول تھا اب وہ منیجر 10 اسکولوں تک محدود ہو جائے گا اس سے ہمارے اسکولوں کو مدد ملے گی اور تعلیمی نظام میں نوجوان خوب حصہ لیں گے) اگلے سال سے نظام میں داخل ہونے والے نئے اساتذہ کو سکولوں اور گھروں میں تربیت دینے کے لئے Tablets کا فنڈ دیا جا رہا ہے، یہ اقدام کووڈ۔19 کے پیش نظر اور بھی ضروری ہو گیا اور اس سے ہم اساتذہ کی ٹریننگ اور آگے سٹوڈنٹس کی ٹریننگ زیادہ جدید ٹیکنالوجی سے بھی کر سکیں گے، 2.6 ارب روپے سے 1210 سکولوں کی اپ لفٹ کی جائے گی، تین سو نئے سکولوں کی تعمیر اور 1.5 ارب روپے سے پانچ سو چونتیس سکولوں کی اپ گریڈیشن کی جائے گی، جناب سپیکر، کالجز اور یونیورسٹیز کی سپورٹ اور ریفارمز کے لئے صوبائی گورنمنٹ سے ایک کنڈیشنل فنڈ ایک ارب روپے کا رکھا گیا ہے۔ پچاس کروڑ روپے ہمارے فلیگ شپ ہری پور میں Pak-Austria Fachashule Institute کو مزید فراہم کئے جائیں گے تاکہ وہ رواں ہو۔ UET سوات کے قیام کے لئے 11.6 کروڑ روپے اور 1.3 ارب روپے سے 74 سرکاری کالجز کی تعمیر کی جائے گی، توانائی کی فراہمی اور روڈز کے منصوبوں میں سے 80 کروڑ روپے سے 88 میگاواٹ گبرال کالام ہائیڈرو پاور پراجیکٹ، 60 کروڑ روپے سے 157 میگاواٹ کا مدین ہائیڈرو پاور پراجیکٹ، 5.7 ارب روپے سے ADB کے تعاون سے صوبائی سڑکوں کی بحالی کے لئے رکھے گئے ہیں، 4.2 ارب روپے ADB کے اشتراک سے مردان صوابی روڈ کی Dualization پر خرچ ہوں گے اور اس بار پہلی مرتبہ نئی اے ڈی پی پالیسی کے تحت تمام ڈویژنز میں روڈ کی تعمیر کے لئے اور ان کی بحالی پر خصوصی توجہ دی جائے گی اس کے لئے 3.5 ارب روپے مختص کئے جائیں گے جس سے تمام ڈویژنز میں 835 کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کی جائے گی، 83 کروڑ روپے

صاف پانی کی فراہمی کے لئے مانسہرہ میں Gravity flow water scheme۔ صوبے میں پینے کا صاف پانی اور صفائی کے منصوبوں کے لئے رکھے گئے ہیں۔ 20 کروڑ روپے سے 400 Water Supply Scheme, and Overhead Scheme کی سولرائزیشن کے لئے رکھے گئے ہیں۔ گدون ایریا صوابی میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے اتلہ ڈیم کی تعمیر کی جائے گی۔ 21 کروڑ روپے سے کوہاٹ میں دریائے سندھ سے پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے رقم رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر، اربن اور رورل ڈیویلپمنٹ میں صوبے بھر میں شہری علاقوں کی بہتری کے لئے 5 ارب روپے کی ایک خطیر رقم مختص کی گئی ہے کیونکہ ایک بار پھر ایک Recession میں اور جو کورونا وائرس کی Situation میں، یہاں پر ہم نے لوگوں کو Economic activity میں Stipulate کیا، یہ فنڈ بھی ہمارے کام آئے گا، 3.9 ارب روپے یورپین یونین کی مدد سے منتخب اضلاع میں بنیادی انفراسٹرکچر اور میونسپل خدمات کی ترقی کے لئے خرچ کئے جائیں گے، 1.8 ارب روپے سے جو پشاور رنگ روڈ کا Missing link ہے اس کی شمالی سیکشن ورسک روڈ سے ناصر باغ روڈ کی تعمیر پر کام جلد سے جلد شروع کیا جائے گا۔ (پشاور ترقیاتی پروگرام کے تحت پشاور شہر کو تبدیل کرنے کے لئے 55 کروڑ روپے کی رقم خرچ کی جائے گی) 30 کروڑ روپے صوبے میں دیہی سڑکوں کی بحالی کے لئے خرچ کی جائے گی۔ صوبے بھر میں پارکس کی ترقی کے لئے خاطر خواہ رقم خرچ کی جائے گی۔ مانسہرہ، چترال، سوات اور دیر اپر میں Land fill sites کی تعمیر کی جائے گی۔ خیبر پختونخوا کی منتخب تحصیلوں میں Slaughter Houses اور فروٹ و سبزی منڈیاں تعمیر کی جائے گی۔ یہ تمام ہمارے اس سال کے بجٹ کا حصہ ہیں۔

جناب سپیکر، ٹورازم اور کھیلوں کی فروغ کے لئے Cause depending on the corona situation، 1.1 ارب روپے KITE پروگرام کے ذریعے سیاحت کے فروغ اور مقامات کی ترقی کے لئے ورلڈ بینک کے تعاون سے خرچ کئے جائیں گے۔ پشاور میں انٹرنیشنل کرکٹ کی بحالی کے لئے 44 کروڑ روپے ارباب نیاز سٹیڈیم کی اپ لفٹ کے لئے رکھے گئے ہیں۔ 33 کروڑ روپے خیبر پختونخوا میں ایک ہزار سپورٹس فیسلیٹیز بنانے پر خرچ کئے جائیں گے۔ (1.9 ارب روپے صوبوں میں کھیل کے میدانوں کے قیام کے لئے خرچ کئے جائیں گے) اور 37 کروڑ روپے ملاکنڈ اور ہزارہ ڈویژن میں سیاحتی مقامات کی فروغ کے لئے سڑکوں کی تعمیر کے لئے رکھے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ اے ڈی پی یا کرنٹ بجٹ سے سیٹلڈ اضلاع میں کچھ ہائی لائٹس تھیں، اس کے علاوہ اگر ہم ابھی یہی ڈیٹیل ضم شدہ اضلاع کے لئے

دیکھیں، تو ضم شدہ اضلاع کو سیٹلڈ اضلاع کے برابر کرنے کے لئے آپ کو یاد ہو گا کہ ہم نے دس سالہ ترقیاتی منصوبے کے تحت ترقیاتی بجٹ کا منصوبہ فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ سٹارٹ کیا تھا، اس میں اے ڈی پی اور اے آئی پی کو ملا کے 73 ارب روپے کا بجٹ رکھا گیا اور 12 ارب روپے فارن پراجیکٹس اسسٹنس میں، اس کے علاوہ اراضی کی خریداری اور عمارات کی تعمیر کے برعکس ضم شدہ اضلاع میں ان اقدامات کو ترجیح دی جارہی ہے جن کا براہ راست اثر عوام کی فلاح و بہبود میں ہو۔

جناب سپیکر، پہلے تین سال کے دوران، یہ اس کا دوسرا سال ہے، خصوصی سیکٹر جیسے صحت، تعلیم، روزگار اور اکنامک ڈیویلپمنٹ یعنی وہ انفراسٹرکچر پراجیکٹس جن سے ان کا انفراسٹرکچر بھی بہتر ہوں Economic stimulus بھی ملے، پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں جاب بھی ملے اور تیسرا وہ High impact projects جو Large scale ترقی میں Impact دیں اور اس سال بھی وزیراعظم اور وزیر اعلیٰ کی جانب سے اعلان کردہ پراجیکٹس کو خصوصی طور پر فنڈز مہیا کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! کچھ ڈیٹیل صحت میں:

- ایک ارب روپے سے بی ایچ یو، آر ایچ سی، ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیوز میں میڈیکل سپلائیز اور خاص طور پر ایچ آئی وی، ٹی بی، ہیپٹائٹس جیسی بیماریوں کی میڈیسنز کے لئے۔
- ایک ارب روپے ہاسپیٹلز میں معیاری طبی اور غیر طبی سامان کی فراہمی کے لئے۔
- ایک ارب روپے دور دراز علاقوں میں ڈاکٹرز کی بھرتی کے لئے۔
- 80 کروڑ روپے ہیلتھ فاؤنڈیشن کے ذریعے ضم شدہ اضلاع کے 6 ٹائپ ڈی ہسپتالوں جو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت چل رہے ہیں ان کے لئے اور جو ایک جدید Innovation ہے اس صوبے میں۔
- 70 کروڑ روپے اہم خصوصیات میں 100 Specialist Consultants ماہر امراض کے لئے۔
- 10 کروڑ روپے علاقائی بلڈ سنٹرز کے لئے۔
- 10 کروڑ روپے ضم شدہ اضلاع کی سہولیات کے لئے نرسز اور پیرا میڈیکس کی Joining کے لئے۔
- 5 کروڑ روپے ڈی ایچ کیو میں ٹراما سنٹرز کے قیام کے لئے۔

- 3.7ارب روپے ضم شدہ اضلاع کے طالبات کے وظائف کی فراہمی کے لئے۔
- 2ارب روپے پی ٹی سی کمیٹی کے ذریعے بنیادی اور Missing facilities کو ٹھیک کرنے کے لئے۔
- 50کروڑروپے Merged اضلاع میں مفت کتابوں کے لئے۔
- 40کروڑروپے Merged اضلاع میں سائنس اور آئی ٹی لیبز کے قیام کے لئے۔
- 25کروڑروپے 73ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری اور 69مڈل سکولوں کو ہائی سکولوں کی سطح پر لے جانے کے لئے۔ پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں ٹیچرز کی بھرتی کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں۔
- 5کروڑروپے ایجوکیشن وؤچرز سکیم کے لئے۔
- 50کروڑروپے ضم شدہ اضلاع میں موجودہ سرکاری کالجز میں زمین اور عمارات کی تعمیر کے لئے۔
- 49کروڑ طلباء کے کالجز آنے کے لئے ٹرانسپورٹ کی فراہمی کے لئے۔
- 20کروڑروپے کالج کے طلباء کے وظائف کے لئے۔
- 40کروڑروپے خیبر باجوڑ اور ایف آر کوہاٹ میں ڈگری کالجز کی تعمیر کے لئے۔(تالیاں)

جناب سپیکر، کھیل وسیاحت کی فروغ کے لئے:

- 1.2ارب روپے ضم شدہ اضلاع میں کھیل کی Facilities کے قیام اور بہتر بنانے کے لئے۔
- 1.15ارب روپے نوجوانوں کی بہتری کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔
- 40کروڑ کھیلوں کی فروغ اور کھیلوں کے مقابلے کے انعقاد کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔
- 10کروڑروپے ضم شدہ اضلاع میں یوتھ کی معاشی ترقی یعنی (Startup program) کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔
- 10کروڑروپے ضم شدہ علاقوں میں فن وثقافت کے انعقاد کے لئے اور ضم شدہ اضلاع میں ممکنہ سیاحت کی فروغ اور خوبصورتی کے لئے بھی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! رسائی میں بہتری کے لئے:

- 1.5 ارب روپے میر علی ٹل روڈ اور بارنگ سورنگ کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔

- ایک ارب روپے خار سے تیمر گرہ اور تور غونڈی روڈ کی بہتری کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔
- ایک ارب روپے خار محمد گھاٹ کی بہتری کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔
- 80 کروڑ روپے پیر قلعہ سے غلنئ تک روڈ کی بحالی اور بہتری کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔
- 40 کروڑ جلی زو، نیک زیارت قروم روڈ کے لئے خرچ کئے جائیں گے اور
- 25 کروڑ روپے غلنئ سے سرلارہ روڈ کی بہتری کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! پانی کی فراہمی کے لئے:

- ایک ارب روپے ضلع خیبر میں جبہ ڈیم کی تعمیر کے لئے کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔ (تالیاں)
- 90 کروڑ روپے آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔
- 70 کروڑ روپے ضم شدہ اضلاع میں پانی کے ذخائر کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔
- 64 کروڑ روپے ضم شدہ اضلاع میں صاف پینے کے پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔
- 51 کروڑ روپے پانی کی فراہمی کے سکیموں کی سولرائزیشن اور بحالی کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔
- 50 کروڑ روپے ضم شدہ اضلاع میں چھوٹے ڈیمز کی تعمیر کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! 1900 پوسٹس لیکچرز کے Create ہوئے ہیں ضم شدہ اضلاع میں بی ایس پروگرام کالجز میں شروع کرنے کے لئے بھی، جناب سپیکر، ہمارے پاس ایک Choice تھی جس پر میں دوبارہ بھی آؤں گا وہ Choice ہم نے بار بار ڈسکس کی کیونکہ مشکل حالات تھے اور بار بار ہم اس نتیجے پر آئے کہ ہم نے ڈیویلپمنٹ پروگرام پر Compromise نہیں کرنا، اس لئے ہمارے بجٹ کا ڈیویلپمنٹ پروگرام اس سال بھی سندھ سے زیادہ اور تقریباً پنجاب کے سائز کا ہے، جناب سپیکر، اس کی Implications ہیں، اس پر میں آؤں گا اور اس سے پہلے میں قبائلی اضلاع کی بجٹ پر ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں، چیلنج ہمیں یہ درپیش آیا ہے کہ پچھلے دو سال میں قرضوں کی ادائیگی، جس کی وجہ سے ہمیں آئی ایم ایف جانے کے پروگرام، آئی ایم ایف جانا پڑا اور اس کے ساتھ جو Loans کی وجہ سے جو ہمارے ریونیو پر پریشر آیا، اس کی وجہ سے شاید پہلے دو سال میں اور سارے صوبے چونکہ فیڈرل گرانٹس پر زیادہ Depend کرتے

ہیں،اس پریشر کی وجہ سے کہیں نہ کہیں پیسے کے ریلیز زلیٹ ہوئے لیکن ایک چیز میں کلیئر کرنا چاہتا ہوں جب قبائلی اضلاع کے لئے Last year Chief Minister sahib کی سربراہی میں ہم بجٹ کے لئے لڑے اور ہم نے 162 ارب روپے کا جو بجٹ دیا، تو اگر کورونا کی وجہ سے سارا پیسہ بھی نہیں آیا، یہ میں کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ جب تیس جون آئے گا جو ہمیں کرنٹ اور ڈیویلپمنٹ بجٹ آیا ہے اور ڈیویلپمنٹ بجٹ تقریباً 37 ارب روپے کا آیا ہے، اس کی Expenditure میں ایک روپے بھی نہیں رہے گا، وہ سارا ہم Utilize کریں گے اور قبائلی اضلاع کا پیسہ قبائلی اضلاع پر ہی لگے گا اور خیبر پختونخوا اپنا حصہ جیسے Last year بھی دیا تھا، اس سال بھی دے گا۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! پاکستان اور پختونخوا کو چیلنج ریونیو کا ہے جو 930 ارب روپے آنے ہیں۔ محصولات کا خلاصہ میں آپ کو دینا چاہتا ہوں اس سال کے بجٹ کے مطابق جو محصولات ہیں۔ وفاقی ٹیکس کے محصولات 404.8 ارب روپے، Divisible pool سے جو خیبر پختونخوا کو 1% War on terror جنگ لڑنے کی مد میں پیسے ملتے ہیں اس کے تحت 48.6 ارب روپے، تیل اور گیس کی رائیلٹی اور سرچارج کی مد میں 24.1 ارب روپے، بجلی کی خالص منافع بشمول بقایاجات 58.3 ارب روپے، صوبائی ٹیکس اور غیر ٹیکس محصولات یعنی جو صوبے کی Own source revenue ہے اس میں 49.2 ارب روپے، فارن پراجیکٹس اسسٹنس، سیٹلڈ اضلاع کے لئے 73.4 ارب روپے اور فارن پراجیکٹس اسسٹنس ضم شدہ اضلاع کے لئے 12.7 ارب روپے، گرانٹس جو Merged اضلاع کے لئے ہیں فیڈرل گورنمنٹ سے جس میں تقریباً 161 ارب روپے اور دیگر محصولات 91 ارب روپے یہ کل 923 ارب روپے کے محصولات کی سمری بنتی ہے۔ جناب سپیکر! مجھے اپنی سپیچ کے آخری حصے پر آتے ہوئے کچھ چیزیں ڈسکس کرنا ضروری ہے، یہ جو 923 ارب روپے ہے، بہت سے لوگ یہ سوال ضرور کریں گے کہ اس میں Deficit ہے، تو اس کا جواب میں یہ دوں گا کہ جی ہمارے 923 ارب روپے میں ہم نے Borrowing کو کاؤنٹ کیا ہوا ہے، وہ آپ کی پیپرز میں ہیں، اس لئے کاؤنٹ کیا ہوا ہے کہ جیسے میں نے کہا Recessions میں Economic slow downs میں حکومت کی پہلی ترجیح عوام پر خرچہ ڈیویلپمنٹ بجٹ کے تھرو ایک Stimulus دینا ضروری ہے اور اس کے لئے چونکہ جو ہماری Debt کی پوزیشن ہے وہ Solid ہے Borrow کرنے لئے تیار ہے، اس کے کہنے میں کوئی شرم نہیں ہونی چاہیئے لیکن صرف Borrow ہمیں نہیں کرنا پڑے، جو مشکل حالات ہیں جن میں پورے ملک کا ریونیو صرف

تین مہینے میں 700 ارب روپے تک متاثر ہوا، ہمیں اگلا سال Businesses usual طریقے میں نہیں گزارنا ہوگا، ہمیں ہر ماہ اپنے ریونیوز بھی دیکھنے پڑیں گے، اپنا Expenditure بھی دیکھنا پڑے گا، ہمارے Cost savings صرف وہ نہیں جو ہم نے کی ہیں اور مشکل فیصلے لئے، اس سے شاید مزید بھی دیکھنا پڑے گا کہ اگر جو یہ Pandemic ہے، جو ایمرجنسی ہے یہ مزید متاثر کریں، جس سے ٹریڈ یا اکانومی متاثر ہو، ہمیں ہر ماہ دیکھنا پڑے گا اس کا Impact، شاید اگلے دو مہینے صحت کے لحاظ سے، ریونیو کے لحاظ چونکہ ہمیشہ جو سال کا شروع ہوتا ہے وہ تھوڑا سخت ہوتا ہے لیکن جناب سپیکر، میں ریکارڈ پر کہنا چاہتا ہوں کہ اس سال بھی اس کے باوجود کہ جب ریونیو کا شارٹ فال آیا، تو جو فنانسز کی Review چیف منسٹر صاحب خود شیئر کرتے تھے، ہم نے یہ Agree کیا کہ جو ایک ایک پیسہ آئے گا، اس کو ہم لگائیں گے، ہم نے نہ صرف وہ پیسہ لگایا لیکن جہاں پر ضرورت پڑی Over draft کا Limit بھی استعمال کیا اور ایسے سال میں بھی جو 2020-21 کا آرہا ہے، ہم اپنی ساری Resources استعمال کریں گے تاکہ اس بجٹ میں جو ہم نے Intension ظاہر کی ہے اور خاص طور پر ڈیویلپمنٹ سیکٹر میں Intensions، ان کو پورا کریں، جناب سپیکر! اس میں اس گورنمنٹ کی ایک کمٹمنٹ ہے کہ ہم مشکل فیصلے لیں، چاہیں وہ سخت ہوں لیکن اگر وہ صحیح فیصلے وہ ہم لیں اور اس میں ہم گورنمنٹ کی Cost کو ہمیشہ دیکھتے ہیں جو ہم نے Austerity measures لگائی ہیں، صرف اس سال کے دوران 5 سے 10 ارب روپے کی بچت ہوئی، جناب سپیکر! جب ہم نے پچھلے سال ریٹائرمنٹ ایج کو بڑھایا جو کیس ابھی سپریم کورٹ میں ہے، میں نے کہا تھا کہ اگر یہ نہ ہوا تو جو ہمارے پنشن کے اخراجات ہیں تو وہ جس حد سے بڑھیں گے وہ ہمارے ڈیویلپمنٹ بجٹ کو کھائیں گے جو ہمارے سارے محنت کرنے والے سینیئر، جونیئر ملازم ہیں، ان کی سیلریز اور پنشنز کا خیال رکھنا حکومت پر فرض ہیں لیکن ان پنشنز اس ریٹائرمنٹ ایج کی Reversal کی وجہ سے ہی ہمارے بجٹ میں 16 ارب روپے کے خرچے زیادہ ہو رہے ہیں اور وہ 16 ارب روپے ہمارے ایم ٹی آئیز کے بجٹ کا تقریباً 2/3 حصہ ہے، یہ جناب سپیکر، میں پورے ہاؤس کو اس لئے بتانا چاہتا ہوں کہ ان فیصلوں کے Consequences ہوں گے، ہم نے جو فیصلے ماضی میں لئے پورے ملک میں، اس کا Impact ابھی آرہا ہے، جو قرضے ماضی میں لئے گئے ہیں، اس کی Cost تمام صوبے ادا کر رہے ہیں، جو پنشن پروگرام دس سال پہلے بیس سال پہلے، تیس سال پہلے بن سکتے تھے، ان کی نہ بننے کی وجہ سے آج پنشنز بجٹ سے فنڈڈ ہوتے ہیں اور یہ ایک کمٹمنٹ ہے کہ اس ٹائپ کی ریفارمز پر گورنمنٹ ضرور کام کرے گی کیونکہ ایک وقت

تھا، صرف آج سے پندرہ سال پہلے جب بجٹ تقریباً 80ارب روپے کا ہوتا تھا، تو پنشنز ایک ارب روپے سے بھی کم تھی لیکن آج آپ کے پنشنز اور آپ کے ترقیاتی بجٹ تقریباً برابر ہے، اگر آپ صوبائی ڈیویلپمنٹ پروگرام دیکھ لیں سیٹلڈ اضلاع کا، تو وہ 104 ارب روپے اور اگر آپ اس سال کے پنشنز کا بجٹ دیکھ لیں تو وہ 86 ارب روپے ہیں، تو ایسے حالات میں صرف گورنمنٹ کو گورنمنٹ اور اپوزیشن کو اپوزیشن اور ایڈمنسٹریشن کو ایڈمنسٹریشن نہیں، ہم سب کو پاکستانی اور پختونخوا کے Citizens بن کر کام کرنا پڑے گا کیونکہ ذاتی فائدے اور Politics سے پہلے یہ ملک اور یہ صوبہ آتا ہے اور اس کے انٹرسٹ میں ہم سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! ایک مشکل فیصلہ تھا کہ ہم تنخواہ نہیں بڑھا سکے لیکن ہم نے ان کو Protect کیا ہوا ہے اور ان کو اس لئے Protect کیا ہوا ہے کیونکہ بہت سے لوگوں کی انکم گورنمنٹ پر Depend کرتی ہے، آسان اور Politically popular فیصلہ ہوتا کہ زیادہ کرتے لیکن یاد رکھیں کہ جو پچھلے تین مہینوں میں جو لوگ ریڑھی والے، دہاڑی کرنے والے، پرائیویٹ سیکٹر میں ڈرائیورز جن کے روزمرہ جو دہاڑی سے جو ڈے ٹو ڈے بستے ہیں کورونا وائرس کی وجہ سے جو چیلنج ہے، جہاں پر ان کی بزنسز، ان کی آمدنی کے ذریعے جو وہ کام نہیں کر سکتے، ان کا خیال رکھنا ہے۔ یاد رکھیں اور میں فخر محسوس کرتا ہوں جو سارے گورنمنٹ کے عملے نے پچھلے تین مہینوں میں کام کیا ہے لیکن گورنمنٹ کا اور اس اسمبلی کا کام صرف ان پانچ لاکھ لوگوں کو Protect کرنا نہیں ہوتا جن کی Jobs ایک ایسے Pandemic میں سب سے زیادہ Secure ہوتی ہے لیکن ساڑھے تین کروڑ عوام کو Protect کرنا ہوتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کے لئے یہ سخت وقت ہم سب برداشت کریں گے۔

جناب سپیکر! این ایم ڈیز (ضم شدہ اضلاع)، ایک پاکستانی ہونے کے ناطے میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ ہم اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں اور اس گورنمنٹ کا حصہ ہیں جنہوں نے ان کو پاکستان کے آئین کے نیچے لایا، ان کے لئے ہم نے کیوں ایک بار پھر ایک ریکارڈ بجٹ بنایا 180 ارب روپے سے زیادہ کا حالانکہ Again اس میں گیپ ہے جس کی کمٹمنٹ، کام کرنے کے لئے اور Fill کرنے کے لئے ہمارے ساتھ فیڈرل گورنمنٹ نے کی ہے، ہمیں پتہ ہے کہ ایسے ٹائم میں پوری دنیا میں کہیں بھی ریونیوز یا اکانومی یا مہینے بعد یا دو مہینے بعد جو صحت کے لحاظ سے حالات ہوتے ہیں کسی کو نہیں پتہ لیکن یہ کمٹمنٹ کرنا ضروری ہے،

قبائلی اضلاع کو یہ میسج دینا ضروری ہے کہ ہم ان کے پیچھے ہیں، ان کے لئے فائٹ کریں گے اور اسی لئے ہم نے خود جو اپنا حصہ ڈالنا تھا خیبر پختونخوا کے وسائل سے وہ ہم نے ڈالا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! ہم ریکویسٹ کرتے ہیں ایک بار پھر جیسے ہم نے ہر فورم پر کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس ریکویسٹ میں مجھے ساری اسمبلی جوائن کرے گی کہ سارے صوبے اپنا حصہ ڈالیں کیونکہ اگر ہم ان قبائلی اضلاع کا پرانا نام بھی یاد رکھیں تو وہ فیڈرلی ایڈمنسٹریٹو ٹرائبل ایریا تھا یعنی کہ وہ پورے وفاق کو پورے ملک کو Belong کرتا تھا۔ جناب سپیکر، Similarly اس مشکل وقت میں ہمارا ایک اور فوکس ایک اور چیلنج جس پر ہم کام کر رہے ہیں وہ این ایچ پی ایف اور این ایچ پی کی ادائیگی، اس بجٹ کو بیلنس کرنے کے لئے بھی بہت ضروری ہو گی اور اس پر بھی جیسے ہم نے کام کیا ہے اور یہ پچھلا سال وہ پہلا سال تھا، کووڈ۔19 سے پہلے جب ہمیں این ایچ پی کی ادائیگی ماہوار ہوتی گئی اس کو بحال کرنے میں ہم کوشش کریں گے۔ جناب سپیکر، 20-2019 ایک ایسا سال لگ رہا تھا کہ ہماری اکنامک پروڈکٹس اوپر چلنے لگی، جب ہمارے پاس وسائل آنے لگے، جب ہمارا ریونیو کلیکشن زیادہ ہونے لگا، ہم نے دسمبر میں صوبے کی تاریخ میں پہلی بار تمام اے ڈی پی ریلیز کی اور اس کا Impact جنوری اور فروری کی Spending میں نظر آیا لیکن جو کورونا وباء کے مشکلات پیش آئی ہیں شاید کسی کے ہاتھ میں نہیں تھے، اس کے باوجود ہم نے کوشش کی ہے اور اسی لئے اس کا Financially Mediatory مقابلہ کر چکے اور کر سکے کہ ہم نے پورے سال کے دوران اپنے فنانشل مینجمنٹ کو Stream line کیا، جس کی وجہ سے زیادہ سروس ڈیلیوری کی پوسٹ بنائی، بڑے پراجیکٹس پر کام جاری رکھا جیسے سوات ایکسپریس وے کی کمپلیشن جو کہ ٹریول ٹائم سوات تک دو گھنٹے سے پینتالیس منٹ کو کم کر دیتی ہے جیسے قبائلی اضلاع میں الیکشنز جس کی وجہ سے یہاں پر ہمارے قبائلی اضلاع کے ایم پی ایز بیٹھے ہیں اور وہاں پر تقریباً ایک ارب روپے کی Disbursement انصاف روزگار سکیم میں اور انصاف کارڈز کی سہولت قبائلی اضلاع کے تمام خاندانوں کے لئے پہلی بار ایک Wheeling agreement پیسکو کے لئے جس میں 150 ملین روپے کی ایڈیشنل آمدن اور پانچ انڈسٹریز کو Reduced rates پر پاور ملنا جس سے صوبے میں صنعت کا نظام بہتر ہو، پہلی بار اس صوبے کی تاریخ میں رشکئی اکنامک زون کے سکیل پر ایک اتنا بڑا سپیشل اکنامک زون جس کی Approval ہم نے چار مارچ کو Board of approval سے لی جس سے دو لاکھ Direct

اور Indirect jobs، ایک ہزار ایکڑ کی زمین، فارماسوٹیکلز، ٹیکسٹائلز، سٹیلز اور مزید انڈسٹریز کے لئے جس سے خیبر پختونخوا ایک ایکسپورٹ حب بن جائے گا، 2.1 ارب ڈالر کی فارن انویسٹمنٹ ایک ایسے لوکیشن پر جو کہ افغانستان کی ٹریڈ کے لئے بھی قریب ہے اور باقی صوبوں کے لئے بھی موٹروے کے راستے پر ہیں۔ طورخم بارڈر کی چوبیس گھنٹے آپریشنلائزیشن جس میں صوبے نے اپنا حصہ ڈالا اور اگر جو قائم رہتا جس سے پاکستان کی ایکسپورٹس کی ویلیو 27 ارب ریونیو کلیکشن 3.5 ارب روپے اور اٹھائیس ہزار سے زیادہ Trucks کی ٹریڈ ہوتی اور جیسے میں نے کہا کہ خیبر پختونخوا کو وہ صوبہ بنایا جس میں ریسکیو سروسز جو ابھی اس ایمرجنسی میں کام آرہی ہے بارہ اضلاع میں Expand کیا اور ابھی آخری چھ اضلاع میں بھی Expand کریں گے اور وہ انویسٹمنٹس جو ہمیں ٹورازم میں جو ہمیں ایجوکیشن اور ہیلتھ میں ہیلپ کر رہی ہے وہ ساری بھی کی لیکن آخری تین مہینوں میں شاید دنیا بدل گئی اور اب جو ہمارا اگلا سال ہے صرف As government نہیں But as an Assembly اور As Leaders of the people of Khyber Pakhtunkhwa اس کا ہم نے مل کے سامنا کرنا ہے اور اس لئے یہ بجٹ اور اس کی مینجمنٹ پورے سال میں، شاید اس سے زیادہ چیلنجنگ زیادہ ضروری کوئی بجٹ بھی نہیں۔

جناب سپیکر! بالکل آخر میں میں شکریہ ادا کروں گا، فنانس اور پی اینڈ ڈی کے عملے کا، جو بیٹھے ہوئے ہیں، جانتے ہیں جنہوں نے دن رات محنت کی، جنہوں نے نمبر Crunching کی، میں شکریہ ادا کروں گا ان مشکل حالات میں تمام ایڈمنسٹریشن کی And by the honorable Chief Secretary جنہوں نے گورنمنٹ کی پہیوں کو بھی چلایا اور جو کورونا سے چیلنج پیش ہوتا تھا، اس کی Impact کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی۔ میں شکریہ ادا کروں گا چیف منسٹر محمود خان صاحب کی جنہوں نے مشکل حالات میں اس ٹمپریمنٹ کا مظاہرہ کیا اور وہ لیڈرشپ دکھائی جس کی اس صوبے کو ضرورت تھی، جس کی وجہ سے ہم ایک بہادر بجٹ پیش کر سکتے ہیں۔ میں شکریہ ادا کروں گا ان سب ہیلتھ کیئر ریسکیو، فیلڈ سٹاف، Voluntaries سب لوگوں کی جو کہ کورونا کے فرنٹ لائن پر اس صوبے اور اس ملک کے لئے جنگ لڑ رہے ہیں اور ان شاء اللہ لڑیں گے۔ میں شکریہ ادا کروں گا اپنی کیبنٹ کی، تمام ارکان اسمبلی کی کہ انہوں نے اور میں کہوں گا کہ اس صوبے میں اپوزیشن نے بھی کورونا کرائسز جو سب سے برے حالات تھے میں انہوں نے گورنمنٹ کو سپورٹ کیا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر! آخر میں میں شکریہ ادا کروں گا اس صوبے کے عوام کی، چاہے وہ سیٹلڈ اضلاع میں ہوں یا ضم شدہ اضلاع میں ہوں تمام جو ہمارے اضلاع ہیں جنہوں نے ہر چیلنج کا بہادری سے مقابلہ کیا ہے، جنہوں نے اس گورنمنٹ کو اور پرائم منسٹر عمران خان کے ویژن کو سپورٹ کیا ہے اور مجھے پتہ ہے کہ اس مشکل حالات سے بھی بہادری سے مقابلہ کریں گے اور اس ملک اور اس صوبے کے عوام ہمیشہ سرخرو ہوئے ہیں اور اس چیلنج سے بھی سرخرو ہوں گے، بہت بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Annual Budget for the year 2020-21 stands presented.

فنانس بل مجریہ 2020 کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7, honorable Minister for Finance, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2020-21.

Minister for Finance: Mr. Speaker, I beg to lay the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2020-21, on the table.

Mr. Deputy Speaker: The Bill stands introduced.

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2019-20 کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8, honorable Minister for Finance, to please present before the House, the Supplementary Budget for the Year, 2019-20.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! آئین پاکستان کے آرٹیکل 124 میں درج طریقہ کار کے مطابق صوبائی حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر بجٹ کے کسی مد میں مختص رقم ناکافی ہو یا اس سے زیادہ رقم خرچ کی گئی ہو یا کسی نئی مد میں رقم کی ضرورت ہو تو اس کے لئے درکار رقم فوری طور پر مہیا کی جائے تاہم بعد میں باضابطہ طور پر اس کی منظوری صوبائی اسمبلی سے لینا ضروری ہے۔

جناب سپیکر!

2۔ مندرجہ بالا آرٹیکل کی روشنی میں اب میں مالی سال 2019-20 کے 29.4 ارب روپے کا ضمنی بجٹ پیش کر رہا ہوں۔

اخراجات جاریہ:

3۔ مالی سال 20-2019 کا بجٹ پیش کرتے وقت ریونیو اخراجات جاریہ کے میزانیہ کا تخمینہ 536 ارب روپے لگایا گیا تھا، جس میں 79 ارب روپے برائے ضم شدہ علاقے کے لئے تھے، نظر ثانی شدہ تخمینہ میں یہ رقم تقریباً 543 ارب روپے ہوگی۔ اس طرح مجموعی نظر ثانی شدہ تخمینہ جاریہ میزانیہ کے تخمینے سے 20 ارب روپے زیادہ ہیں، تاہم بعض گرانٹس کے مختلف Objects میں مختص شدہ تخمینہ سے زیادہ خرچ کرنا اور اگر گرانٹس کے اندر نئے Objects کے لئے رقوم مختص کی گئیں، جس کی وجہ سے اخراجات جاریہ کے ضمنی بجٹ کا حجم 29 ارب 42 کروڑ 43 لاکھ 57 ہزار 1 سو 20 روپے کا ہے، جس کی منظوری ایوان سے لینا ضروری ہے۔

جناب سپیکر!

اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

- ✓ محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی — 3.6 کروڑ روپے۔
- ✓ محکمہ ریونیو اینڈ اسٹیٹ — 17.1 کروڑ روپے۔
- ✓ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن — 4.3 کروڑ روپے۔
- ✓ محکمہ جیل خانہ جات — 25.4 کروڑ روپے۔
- ✓ محکمہ پولیس — 2.3 ارب روپے۔
- ✓ ایڈمنسٹریشن آف جسٹس — 1.4 ارب روپے۔
- ✓ محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ — 2.3 ارب روپے۔
- ✓ بلدیات — 85.9 کروڑ روپے۔
- ✓ محکمہ زراعت — 63.1 کروڑ روپے۔
- ✓ محکمہ امور حیوانات — 1.4 کروڑ روپے۔
- ✓ محکمہ انجمن امداد باہمی کوآپریشن — 24.6 لاکھ روپے۔
- ✓ جنگلات — 7.8 کروڑ روپے۔
- ✓ آبپاشی — 37.8 کروڑ روپے۔
- ✓ سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ — 4.5 کروڑ روپے۔
- ✓ پنشن — 4.9 ارب روپے۔

- ✓ محکمہ کھیل ثقافت اور سیاحت و عجائب گھر 98.5کروڑ روپے۔
- ✓ ڈسٹرکٹ تنخواہ 10.5 ارب روپے۔
- ✓ ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ 46.3 کروڑ روپے۔
- ✓ ڈیتھ سروسنگ 4.8 ارب روپے اور
- ✓ دیگر 4120روپے۔
- ✓ کل میزان 29.4ارب روپے۔

جناب سپیکر!

4۔ ضمنی بجٹ پیش کرنے کی چیدہ چیدہ وجوہات عرض کرتا ہوں:

جولائی 2019 سے اعلان کردہ ایڈیشنل ریلیف الاؤنس کی ادائیگی کے لئے تمام صوبائی محکمہ جات کو مجموعی طور پر 4.7ارب روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(i) محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کو تنخواہ اور الاؤنسز اور دیگر اخراجات کے لئے 3.6 کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(ii) ریونیو اور اسٹیٹ کو تنخواہ، الاؤنسز اور دیگر ضروریات پوری کرنے کے لئے 17.1 کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(iii) ایکسائز اور ٹیکسیشن کو ملازمین کی تنخواہ، الاؤنسز اور ٹی اے کی ضروریات پورا کرنے کے لئے 4.2 کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(iv) جیل خانہ جات کو ملازمین کی تنخواہ، الاؤنسز اور ملازمین کی اسسٹنس پیکیج کی ضروریات پورا کرنے کے لئے 25.4 کروڑ کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(v) پولیس کو تنخواہ، الاؤنسز، پی او ایل اور دیگر ضروریات پورا کرنے کے لئے 2.3 ارب روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(vi) ایڈمنسٹریشن آف جسٹس کو ایڈیشنل ریلیف الاؤنس 2019، یوٹیلٹی الاؤنس، عمارات کی دیکھ بھال، معزز ججز کے لئے نئی گاڑیوں کی خریداری، مشینری کی خریدار، Leave encashment، دوران ملازمت فوت شدہ ملازمین کی مالی امداد، عمارات کی دیکھ بھال اور

مرمت، پی او ایل، ٹی اے اور مختلف بار ایسوسی ایشن کے لئے امدادی رقوم کے اخراجات پوری کرنے کے لئے 1.4ارب روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(vii) محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کو تنخواہ اور الاؤنسز اور بجلی کے بلوں کی ادائیگی کے لئے 2.3ارب روپے کی رقم جاری کی گئی۔

(viii) بلدیات کو مختلف Water Sanitation Services Companies کو امدادی رقوم کی فراہمی، ریلیف الاؤنس کی ادائیگی پی او ایل، ٹی اے اور دیگر ضروریات پوری کرنے کے لئے 85.9کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(ix) محکمہ زراعت کو مختلف گرانٹس اور الاؤنسز کی ادائیگی کے لئے 63.1 کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(x) محکمہ امور حیوانات کو ایڈہاک ریلیف الاؤنس 2019 کی ادائیگی کے لئے 1.4کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(xi) محکمہ انجمن امداد باہمی کو آپریشن کو تنخواہ، الاؤنسز، یوٹیلٹی، ٹی اے، سی این جی اور مشینری کی خریداری کے لئے 24.6لاکھ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(xii) جنگلات کو ایڈیشنل ریلیف الاؤنس، Leave encashment، مرمت اور دیکھ بھال، پی او ایل اور ٹی اے اور دیگر ضروریات کے لئے 7.8کروڑ کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(xii) محکمہ آبپاشی کو ایڈیشنل الاؤنس، ٹیکنیکل الاؤنس، ایل پی آر، دوران ملازمت فوت ہونے والے ملازمین کی مالی امداد، پی او ایل اور ٹی اے کی ضروریات پوری کرنے کے لئے 37.8کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(xiii) محکمہ سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ کو Cost of other stores کی مد میں 4.5 کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(xiv) جولائی 2019 سے پنشن میں اضافے اور پنشن کی ادائیگی کی مد میں 4.9ارب روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(xv) محکمہ کھیل ثقافت اور سیاحت اور عجائب گھر کو ٹورازم اتھارٹی کے قیام، پی ٹی ڈی سی کو گرانٹ، کاغان ترقیاتی اتھارٹی اور 33 ویں قومی کھیلوں کے انعقاد اور سیکرٹری کھیل اور ڈائریکٹر کلچر کو گاڑیوں کی خریداری کے لئے مجموعی طور پر 98.5 کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(xvi) ضلعی حکومتوں کو ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسز کے لئے 10.5 ارب روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(xvii) محکمہ ٹرانسپورٹ اور ماس ٹرانزٹ کو بی آر ٹی کی بریج فنانسنگ کے لئے رقم کی فراہمی کے علاوہ ٹرانسپورٹ ڈائریکٹریٹ کی مالی ضروریات پوری کرنے کے لئے 46.3 کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔

(xviii) ڈیتھ سروسنگ، مرکزی حکومت کے قرضہ جات اور Interest payments کے لئے مجموعی طور پر 4.8 ارب روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی اور

(xix) دیگر محکمہ جات کے لئے ٹوکن سپلیمنٹ کے طور پر کل 4120 روپے کی رقم مہیا کی گئی۔

جناب سپیکر! میں نے جو تفصیلات شیئر کی ہیں ان کی روشنی میں مختلف گرانٹس کے لئے میزانیہ میں مختص شدہ رقوم سے زیادہ اخراجات کرنے پڑے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں یہ ضمنی بجٹ پیش کرنا پڑا ہے:

ترقیاتی اخراجات:

جناب سپیکر! اب میں ضمنی ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں مالی سال 20-2019 کا کل صوبائی سالانہ ترقیاتی بجٹ 108 ارب روپے تھا جو نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں 99 ارب روپے ہو گیا، اس طرح ترقیاتی بجٹ میں 9 ارب روپے کی کمی ہوئی تاہم 26.5 ارب روپے کا ضمنی بجٹ پیش کیا جاتا ہے کیونکہ وفاقی حکومت کی طرف سے پی ایس ڈی پی سکیموں کے لئے ہمارے بجٹ سے ماسوائے 17.6 ارب روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے اور کچھ سکیموں کو قبل از وقت مکمل کرنے یا ان پر کام تیز کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے اضافی رقوم فراہم کیں، جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

وفاقی حکومت کی طرف سے پی ایس ڈی پی سکیموں کے لئے موصول شدہ رقم 17.6 ارب روپے۔

صوبائی سکیموں کو مکمل یاان پر تیز کام کرنے کے لئے اضافی رقم	8.6	ارب

روپے۔

ترقیاتی اخراجات Newly merged areas یعنی قبائلی اضلاع کے لئے	33.2	کروڑ

روپے۔

میزان	26.6	ارب

روپے۔

جناب سپیکر! آخر میں میں آپ کی اجازت سے ضمنی بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان کی منظوری کے لئے پیش کرتا ہوں جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

اخراجات جاریہ	29.4 ارب روپے۔
ترقیاتی اخراجات	26.6 ارب روپے۔
میزان	55.9 ارب روپے۔

جناب سپیکر! میری گزارشات تحمل سے سننے کے لئے میں آپ کا اور معزز ممبران کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Supplementary Budget for the year 2019-20 stands presented.

میں تمام پارلیمانی لیڈرز سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ پرسوں اپنی سپیچز کے لئے اپنے نام سیکرٹری صاحب کے حوالے کر دیں۔ The sitting is adjourned till 02:00 pm afternoon Monday 22nd June, 2020.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 22 جون 2020ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)